9640- موزوں پر مسح کرنے کی شروط

سوال

موزوں پر مسح کرنے کے لیے کیا شروط ہیں، اس کے دلائل کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

موزوں پر مسح کرنے کی چار شرطیں ہیں :

پہلی شرط :

موزے وضوء کرکے پہنے ہوں، اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ فرمانا ہے :

"رہنے دو میں نے انہیں وضوء کرکے پہنا تھا"

دوسری شرط :

موزے یا جرابیں پاک ہوں، اگر نجس ہوں تو ان پر مسح کرنا جائز نہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ :

"ایک بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو جوتے پہن کر نماز پڑھا رہے تھے، چنانچہ دوران نماز ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے اتار دیے، اور صحابہ کرام کو بتایا کہ انہیں جبریل امین علیہ السلام نے بتایا تھا کہ ان کے جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے"

اسے امام احمد نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مسند احمد میں نقل کیا ہے.

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس میں نجاست لگی ہوئی ہو اس میں نماز نہیں ہوتی، اور اس لیے کہ جب نجس چیز پر مسح کیا جائیگا تو مسح کرنے والا گندگی میں ملوث ہوگا، چنانچہ اس کا مطہر ہونا صحیح نہیں.

تیسری شرط :

ان پر مسح حدث اصغر یعنی وضوء ٹوٹنے میں ہوتا ہے، نہ کہ جنابت میں یا ایسی اشیاء جن سے غسل واجب ہو.

اس کی دلیل صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم سفر میں ہوں تو جنابت کے بغیر دن رات اور تین تک موزے نہ اتاریں، لیکن پیشاب پاخانہ اور نیند سے پہنے رکھیں"

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے مسند احمد میں نقل کیا ہے.

چنانچہ حدث اصغر کی شرط لگائی جائيگی، اوراس حدیث کی بنا پر حدث اکبر کی بنا پر مسح کرنا جائز نہیں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں.

چوتھی شرط :

مسح شرعی طور پر محدود وقت میں کیا جائے، جوکہ مقیم کے لیے ایک رات اور دن، اور مسافر کے لیے تین راتیں اور تین دن ہیں.

اس کی دلیل علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کی درج ذیل حدیث ہے :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقیم کے لیے ایک دن اور رات، اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں مقرر کیں، یعنی موزوں پر مسح کے لیے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے.

اور یہ مدت وضوء ٹوٹنے کے بعد مقیم کے لیے پہلے مسح سے شروع ہوکر چوبیس گھنٹے بعد ختم ہوجائیگی، اور مسافر کے لیے پہلے مسح کے بہتر (72) گھنٹوں بعد ختم ہوگی.

چنانچہ ہم فرض کریں کہ ایک شخص نے منگل کے روز نماز فجر کے لیے وضوء کیا اوراس نے اس روز پانچوں نمازیں اسی وضوء کے ساتھ ادا کیں، اور بدھ کی رات نماز عشاء کے بعد سوگیا اور پھر بدھ والے دن نماز فجر کے لیے اٹھا اور پانچ بجے مسح کیا تو اس کے مسح کی ابتدا بدھ کے روز صبح پانچ بجے شمار ہوگی، جو جمعرات کی صبح پانچ بجے تک رہے گی.

اور اگر فرض کریں اس نے جمعرات کے دن پانچ بجنے سے قبل مسح کیا تو وہ اس مسح کے ساتھ نماز فجر یعنی جمعرات کی نماز فجر ادا کر سکتا ہے، اور جب تک وہ طہارت پر قائم ہے جتنی چاہے نماز ادا کرے، کیونکہ اہل علم کے صحیح اور راجح قول کے مطابق مسح کی مدت پوری ہونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا، یہ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت کا وقت مقرر نہیں فرمایا، بلکہ مسح کی مدت اور وقت مقرر کیا ہے، چنانچہ جب مدت ختم ہوجائے تو مسح نہیں ہوسکتا، لیکن اگر وہ باوضوء اور طہارت پر قائم ہے تو اس کی طہارت باقی رہے گی، کیونکہ یہ طہارت شرعی دلیل کے مقتضی پر باقی اور ثابت ہے، اور جو چیز شرعی دلیل سے ثابت ہو وہ شرعی دلیل کے بغیر ختم نہیں ہوتی.

اور پھر مسح کی مدت ختم ہونے سے طہارت اور وضوء ختم ہونے کی کوئی دلیل نہیں، اوراس لیے بھی کہ اصل بھی یہی ہے کہ اسی پر باقی ہے جس پر تھا، حتی کہ اس کا ختم ہونا ثابت ہوجائے.

موزوں پر مسح کرنے کی شرطیں یہی ہے، لیکن بعض اہل علم نے اس کے علاوہ بھی کئی ایک شروط ذکر کی ہیں، لیکن ان میں سے بعض میں اختلاف ہے.